Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۳۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۹ ہجرت ۱۳۵۴ ہش ۹ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۰۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غلبۂ اسلام کیلئے زمینی حربے کام نہیں آسکتے اِس کیلئے آسمانی تائیدات کی حاجت ہے

خُوب یاد رکھو! کہ قلوب کی اِصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے

"اِسلام کی جو نازک حالت ہو رہی ہے وہ ایسے ہی طبیبوں کی وجہ سے ہو رہی ہے جنہوں نے اس کی (اصلی) مرض کو تو تشخیص نہیں کیا اور جو علاج اپنے خیال میں گذرا اپنے مفاد کو مدِّنظر رکھ کر شروع کر دیا مگر یقیناً یاد رکھو! کہ اصل مرض اور علاج سے یہ لوگ محض ناواقف ہیں۔ اس کو وہی شناخت کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اِسی غرض کے لئے بھیجا ہے اور وہ مَیں ہُوں ....اِن باتوں کو دیکھ کر بیرونی دشمنوں کو بھی موقع ملا اور وہ بھی تیر و تفنگ لے کر اسلام پر حملہ آور ہوئے اور اس کے پاک وجود کو چھلنی کر دیا اور اسے ایسی مکروہ ہیئت میں دشمنوں نے دکھانا شروع کر دیا کہ غیر تو غیر تھے ہی اَپنوں کو بھی متنفّر کر دیا.....

ایسی صُورت میں زمینی حربہ اور ارضی تدابیر کام نہیں دے سکتیں، اس کے لئے آسمانی حربہ اور آسمانی تدابیر کی حاجت ہے اِس لئے جب تک آسمانی کشش اور آسمانی تائیدات کسی کو نہ دی جائیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ضرورتِ انبیاء کا یہی بڑا بھاری ثبوت ہے.... کیا تم نہیں دیکھتے کہ خُدا تعالیٰ نے یہی سُنّت رکھی ہے کہ اصلاح کے واسطے نبیوں کو مامور کر کے بھیجتا ہے۔"

"غرض خُوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔

نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کر سکتیں بلکہ ان کلمات کے اندر ایک رُوح ہونی چاہیئے۔ پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اس نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے تو اس نے کیا سمجھا؟"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۴، صفحہ ۱۳۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی، الحمد للہ۔ خون کے ٹیسٹ سے معلوم ہوا ہے کہ شوگر میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں خاص برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۹ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کے سِلسلہ میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اسے خدا ہمیں تو پتہ نہیں کتنے مال کی ضرورت ہے اور کتنے سامان کی ضرورت ہے ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آئے۔ ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔"

اِس نیک مقصد کے حصول کے لئے اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

انگلش لیکچراروں کی آسامیاں

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اعلان کے مطابق صوبائی محکمہ تعلیم میں انگلش لیکچراروں (مردانہ۔ زنانہ سیکشن۔ دونوں میں) آسامیاں خالی ہیں۔

درخواستیں چھ جون تک وصول ہوں گی۔ تفاصیل کے لئے دیکھئے روزنامہ مشرق بابت ۸ مئی ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۲ و اخبار پاکستان ٹائمز ۷ مئی ۱۹۷۵ء (صفحہ ۳)

(ناظر تعلیم)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۹ ہجرت ۱۳۵۴ھ
۹ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کے لئے سلامتی اور عافیت کی حقیقی راہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خشیتِ الٰہی کو حقیقی مومنوں کی ایک بُنیادی صفت قرار دیا ہے جیسا کہ سُورۃ المومنون کی آیت ۵۸ میں فرمایا هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُوْنَ لیکن یہ اُس نے کہیں نہیں فرمایا کہ حقیقی مومنوں کے سوا باقی سب لوگ خشیتِ الٰہی سے بکلّی عاری ہوتے ہیں۔ بلکہ قرآن مجید سے تو اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ان لوگوں کو چھوڑ کر جو اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (الاعراف آیت ۱۸۰) کے مصداق ہونے کے باعث جانوروں سے بھی بدتر ہوتے ہیں دیگر کافروں میں بھی ایک نہ ایک حد تک اللہ تعالیٰ کی خشیت موجود ہوتی ہے۔ لیکن عام لوگوں کی خشیت اور حقیقی مومنوں کی خشیت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

کافروں میں جو خشیت اللہ پائی جاتی ہے اُس کی حیثیت کسی فعل یا واقعہ کے وقتی ردِّ عمل سے زیادہ نہیں ہوتی جبکہ حقیقی مومنوں میں پائی جانے والی خشیتِ الٰہی اُن کی مستقل صفت کی حیثیت رکھتی ہے۔ کافروں میں کسی خاص صُورتِ حال کے زیرِ اثر وقتی طور پر خشیت کا جو جذبہ اُبھرتا ہے وہ صورتِ حال بدل جانے کے ساتھ ہی نہ صرف یہ کہ ماند پڑ جاتا ہے بلکہ یکسر کالعدم ہو کر انہیں خُدا تعالیٰ کی نافرمانی میں اور زیادہ دلیر بنا دیتا ہے اور ہوتے ہوتے وہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کے مصداق بن جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ کی خشیت مومنوں کی ایک بُنیادی صفت ہوتی ہے اس لئے وہ اس کے زیرِ اثر نیکیوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں حتّٰی کہ وہ راضی برضاءِ الٰہی ہو کر اور محبتِ الٰہیہ ذاتیہ کے رنگ میں رنگین ہو کر نفسِ مطمئنّہ اور رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً کا رفیع الشّان مقام حاصل کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ غیر مومنوں میں وقتی طور پر خشیتِ الٰہی کا جذبہ صرف اُس وقت اُبھرتا ہے جب وہ کسی دُکھ یا تکلیف اور یا پھر کسی مشکل یا مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ اُنکی وہ تکلیف یا مصیبت دُور کر دیتا ہے تو وہ فسق کی پہلی حالت کی طرف لُوٹ جاتے ہیں اور پہلے سے بھی زیادہ بے خوفی کے عالم میں کمال دیدہ دلیری سے گناہوں کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ (الزمر آیت ۹)

ترجمہ:- اور جب کبھی انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اُسے پُکارتا ہے۔ پھر جب اللہ انسان کو اپنی طرف سے نعمت عطاء کر دیتا ہے تو انسان اُس غرض کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ (تکلیف کی حالت میں) خدا کو پُکارتا تھا۔ اور وہ خدا کے شریک مقرر کر دیتا ہے تاکہ اُس کے راستے سے لوگوں کو گمراہ کر دے۔ تو کہہ دے (اے انسان!) کچھ دیر اپنے کُفر کی وجہ سے فائدہ اُٹھا لے۔ آخر کار تو دوزخ میں پڑنے والا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ کافروں اور نافرمانوں میں بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے خوف کا جذبہ اُبھرتا تو ہے لیکن دُکھ اور تکلیف وارد ہونے کی حالت میں وقتی طور پر اُبھرتا ہے جُونہی وہ تکلیف دُور ہو جاتی ہے وہ پھر نافرمانی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ تو عیش و آرام میں زندگی گزار لیتے ہیں لیکن انجام کار خسرانِ مبین میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ برخلاف اس کے حقیقی مومنوں کے متعلق (جو اپنے ربّ کے ڈر سے مستقل طور پر کانپتے رہتے ہیں اور جنہیں ہر وقت یہ فکر لاحق رہتا ہے کہ انہیں ایک دن اپنے ربّ کے پاس لوٹ کر جانا ہوگا) وہ فرماتا ہے:-

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ (المومنون آیت ۶۲)

ترجمہ:- یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ ان نیکیوں کی طرف ایک دُوسرے کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔

پھر ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ ایسے مومنوں کے متعلق فرماتا ہے:-

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (الانفال آیت ۵)

ترجمہ:- یہی سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے لئے (بڑے بڑے) مدارج اور بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات پانے، مغفرت اور رزق کریم کا مورد بننے کے لئے مومنوں کے واسطے ازبس ضروری ہے کہ وہ خشیتِ الٰہی کو ایک مستقل صفت کے طور پر اپنائیں اور اس سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں۔ ورنہ بصورت انتہائی خطرناک ہے کہ دُکھ یا تکلیف یا کوئی مصیبت وارد ہونے پر تو دل خشیتِ الٰہی سے بھر جائے اور انسان خدا کے آگے جُھکے اور اُس کی تکلیف اور مصیبت سے نجات کے لئے رو رو کر دُعائیں کرے اور جب خدا تعالیٰ وہ دُکھ اور مصیبت ٹال دے تو پھر غفلت کا شکار ہو کر اُنہی کرتوتوں کی طرف پلٹ جائے جنکی وجہ سے وہ دُکھ یا مصیبت وارد ہوئی تھی۔ ایسے لوگوں کو جو وقتی طور پر خوف و خشیت سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے کہ اُنہیں اپنی اس بدعہدی کی نہایت ہولناک سزا بھگتنی پڑے گی اور اُن کا ٹھکانا اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دوزخ ہی ہوگی۔

انسان کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ ہمیشہ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی خشیت سے لرزاں و ترساں رہے اور گناہوں، بے اعتدالیوں اور ظلم و جور سے بکلّی مجتنب رہتے ہوئے محبتِ الٰہیہ ذاتیہ میں ترقی کرے اور اس کے ابدی افضال و انعامات کا وارث بنے ۔

جو ذکرِ حق کے خُوگر تھے وُہ کاشانے سلامت ہیں

بحمد اللہ کہ ہم رِندوں کے میخانے سلامت ہیں
وہ ساقی اب بھی زندہ ہے وہ پیمانے سلامت ہیں
سرِ محفل جو بٹتی تھی وہ صہبا اب بھی بٹتی ہے
شبِ آخر جو پیتے تھے وہ مستانے سلامت ہیں
جو بُجھ کر بُجھ نہیں سکتیں وہ شمعیں اب بھی روشن ہیں
جو مر کر مر نہیں سکتے وہ پروانے سلامت ہیں
شرارے ہیں تو بکھراؤ، سلاسل ہیں تو چھنکاؤ
وہ عاشق اب بھی حاضر ہیں وہ دیوانے سلامت ہیں
جو اپنے خوں سے لکھے تھے محمدؐ کے غلاموں نے
مسیحِ وقت کے دَم سے وُہ افسانے سلامت ہیں
جو رُوئے حق پہ شیدا تھے وہ گھر آباد ہیں اب بھی
جو ذکرِ حق کے خُوگر تھے وہ کاشانے سلامت ہیں
ہمیں احساس کیا ہوتا مبشرؔ تشنہ کامی کا،
جو اُن آنکھوں سے اُترے تھے وُہ میخانے سلامت ہیں

(مبشر احمد راجیکی)

سامنے رکھتا ہوں اور اگرچہ میں مسلمانوں میں شمار نہیں کیا جاتا لیکن ان باتوں کے مطابق میں دل سے مسلمان ہی ہوں میں اس مبارک تقریب میں شمولیت کو اپنے لئے بڑی سعادت سمجھتا ہوں۔

آخر میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ فیجی نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر مفصل روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے لئے رحمت کا باعث ہوئے اور وہ اس طرح کہ آپ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تمام انبیاء پر ایمان نہ لاوے نیز آپ دشمنوں کے لئے بھی باعث رحمت ثابت ہوئے اس لئے کہ آپ نے یہ تعلیم دی کہ دشمن کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے تمام معزز مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس مبارک تقریب کا اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام ہوا معززین اور تمام حاضرین کی چائے اور مٹھائی کے ساتھ تواضع کی گئی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ کام جو نامساعد حالات میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت کے لئے شروع کیا تھا۔ بڑا ہی کامیاب رہا۔ مغربی ریجن کی ہر سہ جماعتوں کے تمام احباب مرد اور عورتوں کے علاوہ دیگر بھی اس مبارک تقریب میں شامل ہوئے لوگ ٹاؤن ہال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو سننے کے لئے بڑے شوق سے جمع ہوئے۔ معزز مقررین نے بھی بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ جناب آپی سائی نورا صاحب ممبر پارلیمنٹ جو کہ مجبین ہیں کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ بعد میں انہوں نے بڑے ہی افسوس کا اظہار کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے اور اس مبارک تقریب کے نیک اثرات پیدا فرمادے۔

خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ [illegible])

اُذْکُرُوا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْر

محترم میاں خدا بخش صاحب بھیروی مرحوم

محترم میاں خدا بخش صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور جاں نثار صحابہ میں سے تھے بچپن میں اپنے والد محترم کے ساتھ اکثر قادیان جاتے تھے۔ آپ کو مرکز سلسلہ سے بے پناہ محبت، جماعت کے ساتھ والہانہ عقیدت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انتہائی عشق تھا۔

آپ جماعت احمدیہ بھیرہ میں پچاس سال کے طویل عرصہ تک امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مرحوم کی پختہ عادت تھی کہ ہر روز جب بھی آپ مسجد جاتے سب احمدی دوستوں کے گھروں پر دستک دیتے اور مسجد آنے کی توجہ دلاتے اس آواز میں نہایت کشش اور بلا کا جادو تھا کہ سب دوست بروقت سب کام چھوڑ کر نمازوں کے لئے مسجد میں پہنچ جاتے تھے۔ میری عمر اس وقت ۲۷ سال کے قریب ہے مجھے یاد نہیں کہ مرحوم نے کوئی نماز گھر پر پڑھی ہو۔ وفات سے چند روز قبل بھی آپ مسجد میں باقاعدہ تشریف لاتے رہے اور دوست اصرار کرتے تھے کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں۔

امامت کے فرائض کے علاوہ مرحوم مسجد احمدیہ فضل بھیرہ میں بلاناغہ قرآن کریم۔ احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا درس دیتے تھے۔ قرآن کریم احادیث اور کتب سلسلہ کا مطالعہ آپ کا شغف تھا علی الصبح نماز کے بعد گھر آکر باقاعدہ تلاوت فرماتے اور بڑی دیر تک تلاوت کردہ حصے ترجمہ اور تفسیر پر غور فرماتے۔ دن کے باقی حصے میں سلسلہ کی دیگر کتب زیر مطالعہ رکھتے۔

جماعتی سطح پر ہونے والے جلسوں میں مرحوم کو ذکر حبیبؑ کے موضوع پر کچھ بولنے کی گذارش کی جاتی جسے آپ شرح صدر سے ہمیشہ قبول فرماتے۔ اور پنجابی زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کے حالات زندگی اور اہم واقعات پر روشنی ڈالتے آپ کا طرز کلام نہایت سادہ مگر دل کی گہرائیوں میں اتر جانے والا تھا۔ اکثر و بیشتر غیر از جماعت دوستوں سے تبادلہ خیالات ہوتا تھا جس میں مرحوم بوجہ مطالعہ کتب سلسلہ اور قرآن مجید پر تدبر کے ان کو لاجواب کر دیتے تھے۔ آپ نے جماعت میں سیکرٹری مال، سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری تعلیم وتربیت، سیکرٹری ضیافت اور مربی اطفال وغیرہ عہدوں پر کافی عرصہ مستعدی اور دلجمعی سے کام کیا۔

ایک خاص بات جو قابل ذکر ہے یہ ہے کہ مرحوم عہد جوانی میں پتھر کی چیزیں بنانے کے بہت ماہر کاریگر ثابت ہوئے۔ آپ نے مہاراجہ پٹیالہ اور دیگر مہاراجوں کو پتھر کے ٹی سیٹ۔ پتھر کے بکس۔ پتھر کے [illegible] وغیرہ نادر تحفہ بھجوائے تھے جنہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا

آپ پابند صوم وصلوٰۃ، تہجد گذار، دعاگو، حلیم طبع اور نہایت ملنسار تھے آپ کی ساری زندگی انتہائی سادہ گذری گھر کا ماحول صحیح اسلامی اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کے عین مطابق تھا ۱۲ اپریل ۱۹۷۵ء کو ۸۵ سال کی عمر میں آپ ہم سب کو سوگوار اور غمگسار چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اور وصیت کے مطابق بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(شریف احمد قاری۔ بھیرہ)

۲۔ مولوی سراج الدین صاحب مرحوم

آپ اپنے گاؤں موضع سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں مولوی کے لقب سے مشہور تھے۔ قرآن مجید کے عالم تھے ۱۹۰۷ء میں خط کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور کاروبار کے سلسلہ میں دکن کے علاقہ میں چلے گئے۔ آپ وہاں ہی تھے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ آپ زیارت نہیں کر سکے جس کا ساری عمر افسوس رہا۔ صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ تہجد گذار تھے۔ بیان کرتے تھے کہ میں حقہ پینے کا بڑا عادی تھا۔ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری مسجد میں تشریف لائے ہیں دوست مصافحہ کر رہے کھڑے تھے کہ مجھ سے تیسرے نمبر پر جب آئے تو ایک آدمی کو فرمانے لگے۔ کہ آپ حقہ پیتے ہیں [illegible] عمل کیا۔ بیدار ہونے پر میں نے خیال کیا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حقہ ترک کرنے کا اشارہ ہے اس لئے میں نے حقہ پینا چھوڑ دیا۔

بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے دنیوی مال و دولت سے بھی نوازا۔ آپ کی دعا اور خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ مکان مسجد کے قریب بنانے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس خواہش کو قبول کیا۔ مسجد کے قریب دو مکان عالی شان بنانے کی توفیق دی۔ ایک مسجد کے شمال کی طرف اور ایک جنوب کی طرف جو مکان مسجد کے شمال کی طرف ہے۔ وہ ایک بڑی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس کے باہر تبلیغ کی خاطر احمدیہ بلڈنگ لکھایا۔

لمبا عرصہ جماعت احمدیہ سمبڑیال کے پریذیڈنٹ رہے۔ سیکرٹری مال کا عہدہ بھی آپ کے ہی پاس ہوتا۔ بڑی کوشش اور محنت سے چندہ وصول کرتے۔

بڑے مہمان نواز تھے۔ مرکز سے جو مہمان آتے ان کی خدمت میں خوشی اور راحت اور سعادت سمجھتے۔ اخبار الفضل کا مطالعہ روح کی غذا تھی۔ کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے۔ نماز با جماعت کے عاشق۔ کان ہمیشہ مسجد کی طرف رہتے اذان سنکر فوراً مسجد پہنچ جاتے موصی تھے۔ یکم دسمبر ۱۹۶۲ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ احباب آپ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

قاضی محمد ابراہیم
از لاہور چھاؤنی

مجلس انصار اللہ کا بجٹ ۱۹۷۵ء
جلد ارسال فرمائیں

مجلس انصار اللہ کی دوسری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے ابھی تک کئی مجالس کی طرف سے ۱۹۷۵ء کے بجٹ فارم موصول نہیں ہوئے تمام زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنا مجوزہ بجٹ مرکزی دفتر میں جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناندی فیجی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب جلسہ

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی مبلغ انچارج ویسٹرن ریجن۔ فیجی

جزائر فیجی میں گذشتہ سال سے گورنمنٹ کی طرف سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن پر پبلک چھٹی شروع ہوئی اور اس کے مطابق امسال ۲۴ مارچ سوموار عید میلاد النبی کا دن تھا۔ احمدیہ کیلنڈر کے مطابق ۲۳ مارچ کو یوم مسیح موعود ہوتا ہے اس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ دونوں مبارک دن اکٹھے ہونے کی اور بھی خوشی تھی۔ احباب سے مشورہ کرکے طے پایا کہ ۲۳ مارچ بروز اتوار سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ امسال ناندی میں یہاں کے ٹاؤن ہال میں کیا جائے۔ جس میں مغربی ریجن کی ہر سہ جماعتیں شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دو تین روز قبل آخری فیصلہ ہونے پر خاکسار نے انتظامات شروع کر دئے۔ پبلک جلسہ کرنے کے لئے کئی مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے متعلقہ لوگوں سے مل کر کام شروع کر دیا۔

خاکسار نے ٹاؤن ہال دس روز پہلے ہی احتیاطاً ریزرو کروا لیا تھا۔ جلسہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے معززین شہر سے رابطہ پیدا کیا ہر ایک نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ حاضرین سے خطاب کرنے والے احباب معززین کا پروگرام تیار کرنے کے بعد ریڈیو فجی۔ اخبار فجی ٹائم اور ایک اشتہار کے ذریعہ اس جلسہ کا اعلان کر دیا گیا۔

۲۳ مارچ کی شام کو ماروکی جماعت کے احباب اپنے ساتھ غیر از جماعت احباب کو لے کر ایک بڑی بس کے ذریعہ ناندی میں پہنچ گئے۔ مکرم امیر صاحب صوا سے ایک روز قبل آ چکے تھے لوٹوکا کی جماعت کے احباب بھی وقت پر ٹاؤن ہال میں پہنچ گئے نزدیکی گاؤں نوکا سے مخلص احباب بھی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو کر آئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت کے دوستوں کے علاوہ غیر مبائعین۔ تبلیغی جماعت کے ممبر۔ ہندو اور فجین کثیر تعداد میں اس مبارک تقریب میں شامل ہوئے۔ نیز غیر از جماعت میں سے معززین شہر نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں اور بڑے ہی اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کارروائی

۲۳ مارچ کی شام کو ساڑھے سات بجے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جزائر فجی کی زیر صدارت یہ مبارک جلسہ شروع ہوا۔ کہ سب سے پہلے خاکسار نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو اس مبارک جلسہ کی اہمیت بتائی اور حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ سے پیار پر بھی روشنی ڈالی۔ مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو جلسہ کا پروگرام پڑھ کر سنایا اور بتایا کہ آپ کے سامنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلو بیان کئے جاویں گے اور اس طرح آپ کا وقت بالکل ضائع نہ ہوگا۔ افتتاحی تقریر کے بعد ایک عزیز نے نظم پڑھ کر سنائی اور مختلف مقررین نے باری باری حاضرین جلسہ سے خطاب کرنا شروع کیا

(۱) مکرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب میئر (MAYOR) آف ناندی نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کیا اور بتایا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جن باتوں نے مجھے متاثر کیا۔ اُن میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ بڑے ہی بردبار اور اپنے آپ کو خاکسار اور انسانوں کا ادنیٰ خادم خیال کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کی ہر کوشش کامیاب ہوئی۔ آپ ہمیشہ خدا تعالیٰ سے راہنمائی طلب کرتے۔ سچائی اور صداقت کا مکمل نمونہ تھے۔

۲۔ سینیٹ کے ممبر جناب وڈیکا نند شرما صاحب نے اس مبارک تقریب میں حاضر ہو کر خطاب کرنے پر بڑی ہی خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا یہ اس طرح کا پہلا موقع ہے اور اس کی وجہ سے مجھے کچھ محمد رسول اللہ کے متعلق پڑھنے کا موقع ملا۔ حقیقت میں اسلام ویسا نہیں جیسا کہ ہم سوچتے رہے ہیں۔ آپ نے بڑے ہی اچھے پیرایہ میں رسول پاک کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا محمد رسول اللہ نے اسلام کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا حکم پانے کے بعد ہی ڈالی۔ ہندوستان میں جب مذہب میں کمزوری پیدا ہوئی اور حضرت بدھ کی مورتی کی پوجا ہونے لگی اس وقت عرب میں مورتی پوجا کے خاتمہ کا اعلان ہو رہا تھا۔ نیز آپ نے بتایا کہ ۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے قادیان میں جنم لیکر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسلام کی صحیح تعلیم کو پھر دنیا کے سامنے پیش کیا اور آج آپ کے ماننے والے دنیا کے کونے کونے میں ہر حکومت کی صحیح معنوں میں اطاعت کرتے ہوئے دین اسلام کو پھیلا رہے ہیں۔ جناب وڈیکا نند صاحب نے بڑے ہی پیارے انداز میں عربی میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے الفاظ پڑھے اور بتایا۔ حقیقت میں خدا ایک ہی ہے۔

۳۔ مکرم حاجی محمد حنیف صاحب مالک پالولہ فرنیچر ہاؤس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لوٹوکا نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کے لئے جو قربانیاں دیں اس کا فائدہ آج دنیا کا ہر انسان اٹھا رہا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جو کچھ سکھایا وہ وہی باتیں ہیں جو ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھیں۔ آپ نے بتایا مجھے مکہ و مدینہ کی زیارت کا موقع ملا اور خود غار حرا تک پہنچنے کی سعادت ملی۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہونا شروع ہوا غار حرا تک پہنچنے کا راستہ بڑا ہی مشکل ہے مگر ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر اکثر جا کر عبادت کیا کرتے تھے۔ ایک نظم خاکسار نے بھی

۴۔ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ نادالیبو پرائمری سکول لوٹوکا:۔ مکرم ماسٹر صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ ہم فیجی میں ہزاروں میل دور رہتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب پر کیوں ایمان لاتے۔ اسلئے کہ آپ کا کلام کیا نثر اور کیا نظم کیا عربی اور کیا اردو آپ کی کتابوں کا ایک ایک حرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور اطاعت پر دلالت کرتا ہے مکرم ماسٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے تین چار حوالے بھی پڑھ کر سنائے کہ محمد رسول اللہ سب نبیوں سے افضل ہیں اور آپ ہی اعلیٰ و اکمل نمونہ دکھانے والے ہیں۔ ہم احمدیوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے کلام سے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کرنا سیکھا۔

۵۔ جناب ہریش چندر اشرما صاحب پارلیمنٹ ممبر فیجی نے اپنے مبارک موقعہ پر حاضر ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خیالات اظہار کرنے کا موقع میسر آنے پر مکرم عبدالرشید رازی مبلغ انچارج ویسٹرن ریجن کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ناندی میں ایسی تقریب کے پیدا کرکے غیر مسلموں کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا۔ جناب ہریش صاحب نے بڑے ہی انوکھے انداز میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم و حوصلہ کو بیان کیا اور بتایا کہ رسول پاک حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایسی ایسی باتیں سکھائی ہیں اور نہ صرف سکھائی ہیں بلکہ خود عمل کرکے دکھایا کہ ہم نے نہ کہیں پڑھیں اور نہ دیکھیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسی جگہ پیدا ہوئے جہاں کی اخلاقی اور عملی حالت بہت بگڑی ہوئی تھی۔ ان حالات میں آپ نے اپنے کو پاک کرکے دوسروں پر بہت اچھا اثر ڈالا۔ جناب ہریش شرما صاحب کی تقریر کے بعد مکرم ماسٹر افتخار احمد صاحب ناندی کالج نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند شعر بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

۶۔ جناب جی۔ پی۔ پلے صاحب پرنسپل وویکا نند کالج ناندی صاحب نے اپنے رنگ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ میں اپنے پاس ہمیشہ حضرت محمد صاحب کے بعض چیدہ چیدہ اقوال کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۰۲۰

میں شیخ محمد انور صدیقی ولد شیخ محمد اکبر صدیقی صاحب قوم قریشی صدیقی عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- ایک کنال پلاٹ جس میں ایک کمرہ تعمیر ہے دارالصدر غربی ربوہ مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ بچوں کی طرف سے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد محمد انور صدیقی گلی نمبر ۱۴ مکان نمبر ۲۷ داتا نگر بادامی باغ لاہور۔ گواہ شد مستری محمد رمضان مرزا وصیت نمبر ۱۶۱۹۰ اکبر سٹریٹ نمبر ۱۲ بادامی باغ لاہور۔ گواہ شد محمود نعمت اللہ ولد چوہدری اللہ بخش صاحب غوری سٹریٹ رستم پارک، نواں کوٹ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۰۲۱

میں امۃ الحی زوجہ محمد انور صدیقی صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰/- روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۵ ماشہ مالیتی ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحی زوجہ محمد انور صدیقی صاحب گلی نمبر ۱۴ مکان نمبر ۲۷ داتا نگر بادامی باغ لاہور۔ گواہ شد مستری محمد رمضان مرزا وصیت نمبر ۱۶۱۹۰ اکبر سٹریٹ لاہور۔ گواہ شد محمود نعمت اللہ ولد چوہدری اللہ بخش 3-A غوری سٹریٹ رستم پارک نواں کوٹ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۰۲۲

میں امۃ الحفیظ بیگم بیوہ مرزا محمد شریف صاحب قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ بیگم محلہ دارالنصر شرقی ربوہ۔ گواہ شد مرزا محمد رفیق (پسر موصیہ) ربوہ۔ گواہ شد مرزا سکندر بیگ (پسر موصیہ) ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۰۲۳

میں عنایت بیگم زوجہ محمد صادق صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم شہر حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی ۲۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عنایت بیگم زوجہ محمد صادق صاحب معرفت عبدالمومن صاحب مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ۔ گواہ شد خواجہ عبدالمومن ولد عبدالحی صاحب گولبازار ربوہ۔

گواہ شد بشارت احمد بشیر ولد محمد یحیٰی صاحب۔ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ۔

(باقی)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد اور وقفِ جدید

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ مبارک تحریک

"وقفِ جدید" سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دیرینہ آرزو کی تکمیل ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دینِ اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالکِ ہند (برصغیر ہند و پاک۔ ناقل) میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگانِ خدا کو دعوت حق کریں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہوسکتا۔"

(نشان آسمانی صفحہ ۴۲ تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۰۳)

کیا ہی مبارک ہیں وہ احباب جو حضور علیہ السلام کی اس دیرینہ آرزو کو پورا کرنے کے لئے وقفِ جدید کے سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ عہدیداران مجالس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اپنی مساعی کی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ مرکز میں ارسال فرمایا کریں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تقریبِ شادی

۳۰ اپریل ۶۸ء کو مکرم ملک نعیم الرحیم صاحب ایم۔ اے ابن مکرم ملک عبدالرحیم صاحب آف قصور حال سمن آباد لاہور اور مکرمہ فہمیدہ عزیز صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب آف قصور کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ دلہن اور دولہا دونوں محترم ملک غلام محمد صاحب مرحوم آف قصور کے پوتی اور پوتا ہیں۔ دولہا محترم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم سمن آباد لاہور کے نواسے ہیں۔

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(قریشی نور احمد۔ نئی آبادی ڈنگی پورہ۔ قصور)

درخواستِ دعا

میرے بھتیجے عزیزم سید ظہور احمد اسلام آباد میں کافی عرصہ سے ضعفِ دل اور بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ ایک ماہ سے مرض کا بہت غلبہ ہے۔ بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں مولا کریم اپنے فضل و رحم فرماتے ہوئے جملہ امراض و تکالیف دور فرما کر صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائیں۔

عاجز حکیم عبدالرحمن شاہ

دارالرحمت غربی۔ ربوہ

ھو الشافی
جانوروں کے اپھارہ کی کامیاب دوا
"اکسیر اپھارہ"
آج ہی منگوائیے اور قیمتی جانوروں کی جان بچائیے
فی پیکٹ ۱/- درجن ۸/- دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی گولبازار ربوہ
فون ۶۰۷/۹۰۶

نماز میں اللہ تعالیٰ نے انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کے ذکرِ الٰہی جمع کر دیئے ہیں

اسلام میں انفرادی ذکر کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے اور اجتماعی ذکر پر بھی بڑا زور دیا گیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی تفسیر کرتے ہوئے وذکروا اللہ کثیرا کی تشریح میں فرماتے ہیں :-

"وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا - وہ اللہ تعالیٰ کا بڑی کثرت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ چونکہ دُنیا میں بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں جو صرف اُسی وقت ذکر کی طرف توجہ قائم رکھ سکتی ہیں جب وہ اکیلے ذکر میں مشغول ہوں اور بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں جو دوسروں کو ذکر کرتا دیکھیں تب اُن میں ذکر کرنے کا جوش پیدا ہوتا ہے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے انفرادی اور جماعتی دونوں قسم کے ذکر نمازوں میں جمع کر دئے ہیں۔ چنانچہ ظہر اور عصر کی نمازیں اِس طرح پڑھی جاتی ہیں کہ ہر شخص اپنا اپنا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ امام اپنے طور پر خاموشی سے ذکر کر رہا ہوتا ہے اور مقتدی خاموشی سے اپنے طور پر ذکر کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن مغرب عشاء اور فجر کے وقت اللہ تعالیٰ نے یہ طریق مقرر کر دیا کہ جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم بھی سورۃ فاتحہ پڑھو۔ مگر جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔

غرض نماز میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسا طریق رکھا ہے کہ بعض جگہ لوگوں کو کلیۃً امام کے تابع کر دیا ہے۔ امام کہتا ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو مقتدی بھی کہتا ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ امام رکوع میں جاتا ہے تو مقتدی بھی رکوع میں چلا جاتا ہے۔ امام سجدہ میں جاتا ہے تو مقتدی بھی سجدہ میں جُھک جاتا ہے۔ لیکن جو خاموشی کا حصّہ ہوتا ہے اُس میں ہر شخص آزاد ہوتا ہے۔ مقتدی کوئی دعا مانگ رہا ہوتا ہے اور امام کوئی دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے دونوں طبائع کا علاج کر دیا۔ ان کا بھی جو دوسروں کو ذکر میں مشغول دیکھ کر ذکر کرنے کی عادی ہوتی ہیں اور اُن کا بھی جنہیں اس وقت عبادت میں لذّت آتی ہے جب وہ علیحدہ ہوں چنانچہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں مجلس میں دعا کرتے وقت رِقّت آتی ہی نہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جونہی وہ کسی کی چیخ سُنتے ہیں اُن کی بھی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ پہلے انہیں جوش نہیں آتا لیکن دوسرے کی گریہ وزاری دیکھ کر انہیں بھی رونا آجاتا ہے۔ لیکن کامل مومن وہ ہوتا ہے کہ جب وہ علیحدہ بیٹھتا ہے تب بھی خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جب مجلس میں بیٹھتا ہے تب بھی اس کا ذکر کرتا ہے۔ اِسی وجہ سے اسلام نے انفرادی ذکر پر بھی بڑا زور دیا ہے اور اجتماعوں کے مواقع پر بھی ذکرِ الٰہی پر زور دیا ہے۔۔۔۔ اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو۔ مگر اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ مومن کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ صرف تینتیس یا چونتیس دفعہ تسبیح و تحمید کرنے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ بات بات پر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے رہتے ہیں اور درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو یہ دونوں باتیں ہی ضروری تھیں کیونکہ عشق میں انسان کی دونوں حالتیں ہوتی ہیں۔ عشق میں ایک حالت تو وہ ہوتی ہے جب انسان اَور کاموں سے فارغ ہو کر اپنے محبوب سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور عشق کی دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ خواہ اَور کاموں میں مشغول رہے اُس کا دل اپنے محبوب کی طرف ہی رہتا ہے۔ پس عشق دونوں باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کے لئے اَور کاموں سے فارغ ہو جائے۔ اور عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کا ہر وقت ذکر کرتا رہے۔ پس چونکہ یہ دونوں چیزیں ضروری تھیں اِس لئے اسلام نے بعض جگہ تسبیح و تحمید کی ایک معیّن تعداد بھی مقرر کر دی اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ مومن صرف اس تعداد پر انحصار نہیں رکھتے بلکہ وہ اُٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور ہر وقت اُن کی زبانیں ذکرِ الٰہی سے تر رہتی ہیں۔ اِس طرح یہ دونوں چیزیں مل کر ایک مومن کے عشق کو مکمل کرتی ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۴۹۷ تا صفحہ ۴۹۹)

قائدینِ خدام الاحمدیہ کی خدمت میں نہایت ضروری گزارش

برادرانِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام ہر سال امتحانات منعقد ہوتے ہیں امسال اِن کے لئے ۸ رجون ۱۹۷۵ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ لائحہ عمل میں ہر امتحان کا نصاب درج ہے۔ اس کے علاوہ نصاب پر مشتمل علیحدہ سرکلر بھی آپ کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ

۱۔ اپنی اپنی مجلس کے تمام خدام سے رابطہ قائم کر کے انہیں امتحان میں شریک ہونے کی تلقین کریں۔ نیز اس بات کی مسلسل نگرانی فرمائیں کہ نصاب موجود ہے اور خدام صحیح طور پر تیاری کر رہے ہیں۔

۲۔ ۲۰ رمئی ۱۹۷۵ء تک ہر امتحان کے لئے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔

امید ہے آپ میری اس درخواست پر فوری توجہ وسعی فرمائیں گے اور اس مفید پروگرام میں سو فیصد خدام کی شمولیت کی سعی فرماویں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

آپ کے تعاون کا محتاج

محمد اسلم صابر

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستِ دُعا

خاکسار کی طبیعت اعصابی تکلیف کی وجہ سے اِن دنوں ناساز ہے۔ احباب سے صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبداللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل ۲۹ راپریل ۱۹۷۵ء (۹۵) کے صفحہ ۳ پر جو مضمون

"سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا"

کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے اس کے پہلے کالم کی ستائیسویں سطر میں سہوِ کتابت سے ایک غلطی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے مفہوم میں فرق پڑ گیا ہے۔ قارئین متعلقہ سطور اِس طرح پڑھیں :-

"جو کرامات و معجزات اور برکات و فیوض علیہ السلام کے سلسلے میں خدائے ذوالجلال کی طرف سے آپؑ کو عطا ہوئے ہیں وہ صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر اور حضور اکرمؐ کی کامل اطاعت واتباع کر کے اور فنا فی الرسول ہونے کے نتیجہ میں عطا ہوئے ہیں۔" (ادارہ)

مرکز شامی کباب
کیفے وطن
رحمت بازار۔ ربوہ

عمدہ اور خالص
تیل سرسوں۔ دھنیا۔ گری۔ تارامیرا۔ میٹھا تیل۔ السی وغیرہ بذریعہ الیکٹرک آئیل ایکسپیلر نکالے اور فروخت کئے جاتے ہیں۔
نیز گندھک۔ نمک شورے کا تیزاب اور کیمیکلز بھی ملتے ہیں۔
سن رائز ٹریڈرز
SUNRISE TRADERS
رحمت بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah